دونوں موقعوں پر عبادت کا دائرہ اطاعت و فرماں برداری کی ہر قسم اور ہر شکل کو سمیٹے ہوئے ہے جو ذات عبادت کی حق دار ہے وہی ہر حال اور ہر معاملہ میں اطاعت کی بھی حق دار ہے، عبادت کسی اور کی ہو اطاعت و فرماں برداری کسی اور کی ہو یہ نہایت بے تکی بات ہے جس کو کوئی بھی برداشت نہیں کرتا ہے۔

لیکن عبادت کے اس مجموعہ میں چند شکلیں ایسی ہیں جن کی حیثیت عبادت کے اجزاء میں وہی ہے جو حیثیت جسم کے اعضاء میں قلب و دماغ کی ہے اس لیے عبادت کے وسیع دائرہ میں ان کو خاص اہمیت دی گئی اور ان پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی، وہ یہ ہیں۔

(۱) کلمۂ شہادت کا دل و جان سے اقرار (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ اور (۵) حج۔ جس طرح نکاح کے وقت ایجاب و قبول نکاح کے بعد کے تقاضوں اور مطالبوں کو پورا کرنے کے لیے ایک عہد اور اہم فیصلہ ہے، اسی طرح کلمۂ شہادت بھی ایک اہم فیصلہ اور عہد ہے کہ ہم صرف اللہ کی عبادت (اپنے وسیع دائرہ میں) کریں گے۔ اور زندگی کے ہر حال و معاملہ میں اس کی بھیجی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایتوں پر عمل کریں گے۔ اس اہم فیصلہ و عہد کی علامت و نشانی کے طور پر نماز روزہ زکوٰۃ اور حج (چار ارکان) مقرر کیے گئے ہیں ان کی حیثیت گویا ٹریننگ (تربیتی) کورس کی ہے کہ جو شخص ٹھیک ٹھیک اپنے وقت پر یہ ارکان ادا کرتا رہے گا اس کی پوری زندگی عبادت کے سانچہ میں ڈھلتی اور اللہ کی فرمانبرداری کرتی رہے گی۔

(باقی آئندہ)

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

قرآن اکیڈمی میں قرآن کی بہار

مرتب: شیخ رحیم الدین

" ماہِ رمضان المبارک کو جو دوسرے تمام مہینوں پر فضیلت حاصل ہے اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اس میں قرآنِ حکیم نازل ہوا ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ۔ اور اس مبارک مہینے کی راتوں میں قیام اللیل یا تراویح کا جو نظام قائم ہے یہ دراصل قرآن حکیم کے ساتھ تجدید تعلق کا ایک پروگرام ہے ۔ بخاری و مسلم کی متفقہ روایت ہے :

من صام رمضان ایمانا و	جس نے روزے رکھے رمضان میں
احتسابا غفر لہ ما تقدم	ایمان و احتساب کے ساتھ بخش دیئے
من ذنبہ و من قام رمضان	گئے اس کے تمام سابقہ گناہ ۔ اور جس
ایمانا و احتسابا غفر لہ	نے (راتوں کو) قیام کیا رمضان میں
ما تقدم من ذنبہ	ایمان و احتساب کے ساتھ بخش دیئے

گئے اس کے جملہ سابقہ گناہ ___

اس حدیث شریف کے پہلے حصہ پر تو عامۃ المسلمین عمل کرنے کی سعی و کوشش کرتے ہیں اور اس کے مناظر معاشرہ میں نظر بھی آنے لگتے ہیں ۔ مگر اس حدیث کے دوسرے حصہ پر عمل قریباً متروک ہو کر رہ گیا ہے ۔ اور اگر ہے بھی تو محض جزوی یعنی رمضان کے دوران روزانہ پوری پوری رات قرآن کے ساتھ بسر کرنے کا تو کوئی تصور بھی اس دور میں لوگوں کے ذہنوں میں نہیں رہا تاہم قانونی کارروائی کی حد تک کہ پورے رمضان میں ایک بار قرآن حکیم تراویح میں سن لینے کا کسی قدر اہتمام کیا جاتا ہے اور پھر اس میں بھی اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ تراویح کم سے کم وقت میں ختم ہو جائیں ۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حافظ صاحبان کو قرأت بھی تیزی سے کرنی پڑتی ہے ۔ اور اکثر و بیشتر مقتدی حضرات تراویح میں پڑھے جانے والے قرآن سے قطعاً بے خبر اور لاتعلق رہتے ہیں ۔

قرآن حکیم کو کس طرح پڑھا جائے ! اس کے متعلق وہ خود حکم دیتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

تَرۡتِیۡلاً ۝ یعنی قرآن کی تلاوت واضح اور آہستہ آہستہ کیا کرو۔ تاکہ سامع یہ سمجھ سکے کہ کیا پڑھا جارہا ہے ـــــــ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر وہ اپنے متعلق بتلاتا ہے کہ :

کِتَابٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَیۡكَ مُبٰرَكٌ	(یہ قرآن) ایک کتاب مبارک ہے۔
لِّیَدَّبَّرُوۡۤا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ	جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے کہ
اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝	لوگ اس کی آیات میں تدبر کریں اور
(سورہ ص)	سمجھ دار لوگ اس سے نصیحت پکڑیں

قرآن حکیم کتابِ مقدس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو کہ حیاتِ انسانی کی پُرپیچ راہوں پر راہنمائی و دستگیری کے فرائض انجام دیتا ہے ـــــــ اور یہ بدیہی بات ہے کہ اس سے اسی وقت راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے جبکہ اس کے معانی و مفاہیم کو سمجھا جائے۔

بحمداللہ ہر دور میں ایسے اشخاص پیدا ہوتے رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنی پوری پوری زندگی اس کتاب کو سمجھنے، اس میں تدبر کرنے اور پھر سمجھانے میں گذار دی اور ان کی زندگی کا نصب العین ہی یہ تھا کہ کتاب اللہ کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور اس کے احکامات بالقوۃ نافذ کئے جائیں ـــــــ انہی خوش بخت اشخاص میں سے ایک امیرِ تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب دامت برکاتہم ہیں۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے " دعوت رجوع الی القرآن " کو ایک تحریک کی شکل میں بپا کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور ۱۹۶۵ء سے تاحال ملک کے طول و عرض میں موصوف کے دروسِ قرآن کا سلسلہ جاری ہے اور وہ کتاب و سنّت کی اساسات پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں صرف کر رہے ہیں۔

اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہ قرآن حکیم کا ترجمہ اور مختصر تشریح ایک دفعہ لوگوں کے سامنے آجائے، پچھلے سال رمضان المبارک میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب دامت برکاتہم نے تراویح میں اس بات کا اہتمام فرمایا کہ ہر چار رکعت میں پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ و مختصر تشریح بیان فرمائی۔ یہ تجربہ بہت کامیاب اور مفید رہا۔ اس سے سامعین کے سامنے ایک دفعہ پورے قرآن حکیم کی تعلیمات اور اس کی دعوت آگئی۔ واضح رہے کہ اگست ۸۴ء کے میثاق میں اس دورۂ ترجمۂ قرآن کی تفصیلات اور شرکاء کے تاثرات شائع کئے جاچکے ہیں جس سے اس

پروگرام کی افادیت کا ایک اندازہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

گذشتہ سال کی افادیت اور لوگوں کے ذوق و شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال بھی قرآن اکیڈمی میں رمضان المبارک کے دوران نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ یہ رمضان المبارک مئی اور جون کے شدید ترین گرم موسم میں تھا۔ اس کے باوجود قرآن حکیم سے محبت و شغف اور وابستگی رکھنے والے حضرات نے رمضان کے دوران دن میں روزہ کی مشقت برداشت کی اور پھر راتیں اس کیفیت میں گذاریں کہ یا تو تراویح میں قرآن مجید کی سماعت ہو رہی ہے اور یا پھر پورے توجہ و انہماک اور ذوق و شوق کے ساتھ قرآن کا ترجمہ اس کے علوم و معارف اور احکامات کو کانوں کے راستے ذہن و قلب میں اتارا جا رہا ہے۔ گویا پوری رات قرآن حکیم کے ساتھ بسر ہو رہی ہے۔

پروگرام کی تفصیل اس طرح سے تھی کہ نماز تراویح کی ہر چار رکعت سے قبل ان میں پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے تھے اور جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوتی تھی ربط آیات کی جانب بھی اشارہ فرما دیتے تھے۔ اس طرح کل پانچ مرحلوں میں تراویح کا پروگرام مکمل ہوتا تھا۔ ہر چار رکعت اور اس سے قبل ترجمے کے بیان میں قریباً ۵۰ منٹ صرف ہوتے تھے۔ اس طرح مجموعی طور پر قریباً ساڑھے چار گھنٹے میں یہ پروگرام مکمل ہوتا تھا۔ عشاء کی نماز ساڑھے نو بجے کھڑی ہوتی تھی۔ اور نمازِ تراویح اور وتروں سے فارغ ہوتے ہوتے عام طور پر سوا دو بج جاتے تھے۔ اور چونکہ اس کے ساتھ سحری کا وقت شروع ہو جاتا تھا۔ اس طرح یہ پروگرام پوری رات پر محیط ہوتا تھا۔

اس پروگرام میں جہاں سامعین نے پورے رمضان المبارک کے دوران روزانہ شب بیداری کی مشقت برداشت کی وہاں سب سے بڑھ کر مشقت امیر تنظیم اسلامی کو برداشت کرنا پڑی۔ پہلے عشرہ کے دوران ڈاکٹر صاحب مدظلہم کی طبیعت کافی ناساز رہی۔ صورت یہ تھی کہ مسلسل حرارت رہتی تھی لیکن محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے معمولات میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔ دن بھر دفتری اور انتظامی امور میں مشغول رہتے اور پھر رات کے پروگرام میں بھی سب سے بھاری ذمہ داری آپ ہی کے سر تھی۔ چنانچہ ترجمہ و تشریح کے ضمن میں محترم ڈاکٹر صاحب کا بیان لگ بھگ ساڑھے تین گھنٹوں پر محیط ہوتا تھا۔ لیکن اس مردِ مومن نے اس تمام مشقت کو لوجہ اللہ برداشت کیا تاکہ لوگوں تک اس کا پیغام و احکامات

پہنچا کر کسی درجے میں تبلیغِ قرآن کی ذمہ داری ادا کی جا سکے۔ ہمیں اپنے رب کے حضور الحاح و زاری سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ امیرِ تنظیم کو درازیٔ عمر کے ساتھ صحت و تندرستی عطا فرمائیں تاکہ وہ دینِ اسلام کی مزید خدمات انجام دے سکیں۔ (آمین)

نمازِ تراویح میں قرآن حکیم سنانے کی ذمہ داری حافظ رفیق صاحب کے سپرد کی گئی تھی۔ جو کہ قرآن اکیڈمی کے رفقاء (۱۹۹۲ء) میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حافظ صاحب کو حسنِ صوت سے نوازا ہے۔ اور موصوف قرآن حکیم کو اس طرح صاف اور واضح پڑھتے ہیں کہ ایک ایک لفظ صاف اور سمجھ میں آتا ہے ـــــ ۱۴ رمضان المبارک کو حافظ رفیق صاحب کے والد کا بہاولپور میں انتقال ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں تقریباً وسطِ رمضان میں بہاولپور جانا پڑا۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ مرحوم کے لیۓ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں۔ اور درجاتِ عالیہ سے نوازیں (آمین)

۱۴ رمضان المبارک بروز منگل سے تراویح میں قرآن پڑھنے کی ذمہ داری محترم عاکف سعید صاحب (جو کہ امیرِ تنظیم کے صاحبزادے اور میثاق کے رکنِ ادارۂ تحریر ہیں) نے سنبھالی۔ اور آپ نے بھی "وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا" کے حکم کے مدِ نظر رکھ کر اور صاف و واضح تلاوت فرمائی اور چونکہ شرکاءِ پروگرام پہلے سے ان آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ سن چکے ہوتے تھے۔ اس لیۓ نماز میں شغف و دھیان لگا رہتا تھا۔ اور مقتدی حضرات جوں جوں قرآن سنتے جاتے اس کا مفہوم بھی ساتھ ساتھ ذہن و قلب میں اترتا جاتا تھا۔ اور اس سے جو کیف اور روحانی لذت حاصل ہوتی تھی غالباً شرکاء کے لیۓ تمام رات جاگ کر گزارنے کا سب سے بڑا محرک وہی تھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حق میں یقیناً خیر ہی کا فیصلہ فرماتا ہے اور بلا شبہ اس کے فیصلوں اور اس کی مشیت میں کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس کی مشیت ہی کا یہ مظہر تھا کہ ۱۵ رمضان المبارک کو، جبکہ حافظ عاکف سعید صاحب کو تراویح میں قرآن سناتے ہوئے ابھی ایک ہی دن گزرا تھا کہ ان کے صاحبزادے "حسین عاکف" کا ناگہانی طور پر بجلی کا کرنٹ لگنے سے انتقال ہو گیا۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)۔ حسین عاکف کی عمر لگ بھگ دو برس تھی۔ بھائی عاکف نے اس موقع پر بے انتہا صبر و استقامت سے کام لیا۔ قارئین سے گذارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاکف سعید صاحب کو صبرِ جمیل عطا فرمائیں اور اس کا نعم البدل عطا فرمائیں۔ (آمین) ـــــ چونکہ بچے کا انتقال افطار سے آدھ گھنٹہ قبل ہوا تھا